کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ۔۔۔

آجکل عموماً پٹھانوں کے جرگہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب دو فریقوں میں سے کوئی ایک فریق قصوروار ہو تو دونوں فریقوں میں صلح کرانے والے قصوروار کو ایک یا دو بکرے زبح کرنے کا کہتے جس کو دونوں فریق مل کر کھاتے ہیں اور دونوں میں اسطرح صلح ہو جاتی ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ صلح کرانے والوں کا اس طرح قصوروار پر جرمانے کے طور پر بکرے لازم کرانا از روشرع کیا حیثیت رکھتا ہے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صلح کرانے والوں کا قصوروار پر بطور جرمانہ ایک یا دو بکرے وغیرہ مقرر کرنا اور ذبح کرانا شرعاً جائز نہیں، گناہ ہے جس سے بچنا واجب ہے، تاہم اگر یہ بکرا شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو اس کے گوشت کھانے کی گنجائش ہے، کیونکہ بکرے یا گوشت میں بذات خود کوئی شرعی خرابی نہیں، البتہ اسکو بطور جرمانہ مقرر کرنے کا فعل جائز نہیں اور ایسے موقعوں پر اس طرح جانور ذبح کرنا بھی شریعت سے ثابت نہیں (کذا فی التبویب ۹۹۴/۱۵)

(وفی الهندیة ۲/۱۶۷)

عند أبي يوسف رحمه الله تعالى يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال وعندهما وباقي الأئمة الثلاثة لا يجوز كذا في فتح القدير. ومعنى التعزير بأخذ المال على القول به إمساك شيء من ماله عنده مدة لينزجر ثم يعيده الحاكم إليه لا أن يأخذه الحاكم لنفسه أو لبيت المال كما يتوهمه الظلمة إذ لا يجوز لأحد من المسلمين أخذ مال أحد بغير سبب شرعي كذا في البحر الرائق — والله تعالى أعلم بالصواب

نثار اختر

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۳/۱۱/۷ھ

۲۵/۹/۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۳۳/۱۱/۷ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۳۳/۱۱/۷ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ